فلمی گانوں کا
ہولناک منظر

از

محقق مسائل جدیدہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد نظام الدین صاحب قبلہ
مصباحی نائب صدر شعبۂ افتا الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور
اعظم گڈھ (یوپی)

ناشر

حافظ ملت اکیڈمی

قصبہ پریہار ضلع سیتامڑھی بہار
(پن) ۸۴۳۳۲۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا ایھا الذین امنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا (القرآن)

قرآن وحدیث کی روشنی میں ایک مدلل رسالہ

فلمی گانوں کا ہولناک منظر

مقدمہ

استفتا

کفر ضروری

طریقہ توبہ

تجدید ایمان

تجدید نکاح

نسخہ

اجتناب کفر

تالیف

محقق مسائل جدیدہ حضرت علامہ مولانا مفتی

محمد نظام الدین صاحب رضوی مصباحی نائب صدر شعبۂ افتاء

الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ (یوپی)

ناشر

حافظ ملت اکیڈمی قصبہ میرہا

ضلع سیتامڑھی (بہار)

۸۴۳۳۲۴

مقدمہ

اسلام کا قانونِ تکفیر ایک فطری عمل ہے

از

محقق مسائل جدیدہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد نظام الدین صاحب قبلہ رضوی جامعہ اشرفیہ مبارکپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کسی بھی تنظیم، پارٹی یا ادارے کی پالیسی کو بروئے کار لانے اور برقرار رکھنے کے لئے ایک "دستور اساسی" ہوتا ہے جو تنظیم سے وابستہ تمام افراد کے لئے رہنما اصول پر مبنی ایک ضابطۂ عمل ہوتا ہے اور سارے ارکان پر اس کے ایک ایک دفعہ کی پابندی لازمی ہوتی ہے۔ اگر کوئی رکن اس دستور کے کسی دفعہ سے انحراف کر کے کوئی اقدام کر بیٹھے، یا کسی ایسے عمل کا مرتکب ہو جائے جو تنظیم کی بنیادی پالیسی سے متصادم ہو تو وہ اس تنظیم کی رکنیت سے خارج کر دیا جاتا ہے اور اس کی ممبر شپ ختم کر دی جاتی ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو کسی تنظیم کا تشخص اور اس کی پالیسی محفوظ نہ رہے اور وہ سماج میں محض بازیچۂ اطفال بن کر رہ جائے۔ اس لئے "خارجہ" کا یہ قانون ایک فطری عمل تسلیم کیا گیا ہے۔

اسلام دین فطرت ہے، اس لئے اس نے فطرت سلیمہ کے تقاضوں کو دبایا نہیں، بلکہ انہیں پورا کیا ہے اور اپنے دامن میں عزت کی جگہ عطا کی ہے۔ اسلام کے پاس بھی ایک دستور اساسی ہے جو اپنی وسعت و ہمہ گیری میں دنیا کے تمام اصولوں سے فائق و بالاتر ہے اور وہ ہے اللہ عزوجل کی مقدس کتاب "قرآن مجید" اسلام کے تمام بنیادی عقائد اسی سے ماخوذ ہیں۔

اسلام کی رکنیت کے لئے ان تمام بنیادی عقائد پر اپنے قول و فعل کے ذریعہ قائم رہنا ضروری ہے اور کسی بھی ایک عقیدے سے انحراف رکنیت سے خارج ہونے کے لئے کافی ہوگا اور اسی "خروج" کو کفر و ارتداد سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔

اس سلسلے میں اسلام کا ایک سیدھا سادہ اصول یہ ہے کہ جو قرآن حکیم کی کسی آیت کا انکار

یا تمسخر کرے وہ رکنیت سے خارج ہو جائے گا کہ جس دستور کو تسلیم کر کے وہ رکن بنا تھا اس کا مذاق اڑا کر، یا انکار کر کے رکن کیونکر رہ سکتا ہے، انکار اور مذاق کا کھلا ہوا مطلب یہ ہے کہ اسے وہ دستور اساسی تسلیم نہیں ہے پھر کس لئے وہ اس کا ممبر رہے گا، اور اسے آخر ممبر رہنے کا حق بھی کیا ہے۔ فتاوی عالمگیری میں اس دفعہ کا ذکر ان الفاظ میں ہے:

اِذَا اَنْکَرَ الرَّجُلُ اٰیَۃً مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَوْ تَسَخَّرَ ... کُفِّرَ۔ کذا فی التاتارخانیہ۔ اھ[1]

قرآن پاک کی کسی آیت کا انکار یا اس کے ساتھ تمسخر کفر ہے، اور اس کا مرتکب کافر۔ ایسا ہی فتاوی تاتارخانیہ میں ہے۔

مثال کے طور پر ایک شخص نے جام بھر کر بطور مزاح کہا: کَاْسًا دِھَاقًا (چھلکتا جام) یا فَکَانَتْ سَرَابًا (وہ سراب ہے) تو وہ کافر ہو جائے گا۔ یونہی کوئی شخص تنہا نماز پڑھتا ہے اس سے کسی نے جماعت کے ساتھ پڑھنے کو کہا تو وہ بولا کہ قرآن میں تو یہ ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی، نماز تنہا ہے داڑھی منڈے کو داڑھی رکھنے کی ہدایت کی گئی تو اس نے کہا کہ قرآن تو کہتا ہے کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ یعنی کلا صاف کرو۔ تو ان تمام صورتوں میں وہ اسلام کی صف سے باہر ہو جائے گا کہ اس نے قرآن حکیم کی آیات کے ساتھ تمسخر کیا۔[2] یونہی کسی نے بھوک میں بطور تمسخر کہا میرا پیٹ قُلْ ھُوَ اللّٰہ پڑھ رہا ہے تو اس کا حکم بھی یہی ہونا چاہیئے ــــ یونہی جس نے یہ کہا کہ:

ع
تجھ کو دی صورت پری کی دل نہیں تجھ کو دیا ؛ ملتا خدا تو پوچھتا یہ ظلم تو نے کیوں کیا

اس نے ایک تو اللہ تبارک وتعالی کی شان اقدس میں گستاخی کی، دوسرے اسے ظالم قرار دیا جو قرآن کریم کی بہت سی آیتوں کا انکار ہے مثلاً وَمَا ظَلَمَھُمُ اللّٰہُ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ النَّاسَ شَیْئًا۔ فَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیَظْلِمَھُمْ۔ کسی پتھر کی مورت سے تجھ کو پیار کا ارادہ ہے ؛ پرستش کی تمنا ہے عبادت کا ارادہ ہے

پتھر کی مورت کی پوجا اور عبادت کھلا ہوا شرک ہے جیسے ہر مسلمان اچھی طرح سمجھتا ہے اور یہ بھی قرآن حکیم کی بہت سی آیتوں کا انکار ہے مثلاً: وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ● لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ● لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ● اور اسی طرح کے دوسرے بہت سے اشعار جو فلمی دنیا میں رائج ہیں جو آیات قرآنیہ کا انکار یا تمسخر ہونے کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ایسے کچھ اشعار کی نشاندہی آئندہ اوراق میں کی گئی ہے۔

کلمۂ کفر بولنے کی اجازت کب ہے؟

ہمارے عوام مسلمین کو اس موقع پر

---

[1] فتاوی عالمگیری ص ۲۸۲ ج ۲۔ احکام المرتدین، مجیدی۔ [2] فتاوی عالمگیری ص ۲۸۲ ج ۲۔

یہ بندہ درپیش ہو تو ہمیشہ کہ عام طور سے جو لوگ اس طرح کے اشعار پڑھتے ہیں، وہ اسے کفری بات کا عقیدہ نہیں رکھتے، بس یونہی لاپرواہی میں یہ اشعار گنگنانے لگتے ہیں۔ ان کی تسلی کے لئے یہ وضاحت ضروری ہے کہ زبان سے کلمۂ کفر بولنا بھی کفر ہے گو دل ایمان پر مطمئن ہو الا یہ کہ کوئی ظالم و جفاکار شخص کلمۂ کفر نہ بولنے پر جان مار ڈالنے، یا کوئی عضو تلف کرنے کی دھمکی دے اور وہ اس پر قادر بھی ہو جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: اِلَّا مَنْ اُکْرِہَ وَقَلْبُہٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ ۰ لیکن عام حالات میں کلمۂ کفر بولنا بہرحال کفر ہے درج ذیل جزئیات سے اس کا ثبوت فراہم ہوتا ہے ـــ

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ـــــ رَجُلٌ کَفَرَ بِلِسَانِہٖ طَائِعًا، وَقَلْبُہٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ یَکُوْنُ کَافِرًا وَلَا یَکُوْنُ عِنْدَ اللّٰہِ مُؤْمِنًا، کَذَا فِیْ فَتَاوٰی قَاضِیْخَان اھ

(ص ۲۸۹ ج ۲ مجیدی)

شرح فقہ اکبر میں ہے: ـــــ اللسان ترجمان الجنان فیکون دلیل التصدیق عدمًا و وجودًا اھ

جواہر الاخلاطی اور مجمع الانہر میں ہے: ـــــ من کفر بلسانہ طائعًا وقلبہ مطمئن بالایمان کان کافرًا عندنا وعند اللہ تعالیٰ۔

ان عبارات کا ماحصل یہ ہے کہ جس نے اپنے قصد و اختیار سے بلا جبر و دباؤ کلمۂ کفر بک دیا وہ کافر ہو گیا گو اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو، یہی حکم عند اللہ بھی ہے کہ زبان دل کی ترجمان ہوتی ہے، ایسا ہی فتاویٰ قاضیخان، حاوی اور طریقۂ محمدیہ و حدیقۂ ندیہ میں بھی ہے ـــــ لہٰذا اپنے اسلامی بھائیوں سے گزارش ہے کہ زبان کو پورے طور پر کنٹرول میں رکھیں اور ایسے اشعار گنگنانے سے پہلے اس پر غور بھی کر لیں ـ

بات سے پہلے ہے لازم سوچنا ۰ یہ کہ اس بات کا انجام کیا

اللہ تبارک و تعالیٰ جزائے خیر دے ارکان "حافظِ ملت اکیڈمی" کو جنہوں نے اسلام کا اہم پیغام مسلمان بھائیوں تک پہنچانے کا انتظام کیا۔ یہ اکیڈمی گو ابھی بالکل نو عمر ہے لیکن اس کے عزائم بہت بلند ہیں، مولیٰ تعالیٰ اسے بلندیوں سے ہمکنار فرمائے۔ آمین

محمد نظام الدین الرضوی

خادم دار العلوم اشرفیہ مبارکپور

۱۱ رجب ۱۴۱۹ھ
۲ نومبر ۱۹۹۸ء

۷۸۶/۹۲

نقیہ عصر شارح بخاری، نائب مفتی اعظم حضرت مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی مصباحی صدر شعبۂ افتاء و ناظم تعلیمات الجامعۃ الاشرفیہ عربی یونیورسٹی مبارک پور ضلع اعظم گڑھ

استفتاء!

کیا فرماتے ہیں علماء دین مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کچھ نوجوان مسلم مندرجہ ذیل اشعار بہت شوق سے گاتے ہیں اب یہ نہیں معلوم کہ ان اشعار کے مفہوم کا عقیدہ بھی رکھتے ہیں یا یونہی صرف زبان پر لاتے ہیں۔ بہرصورت شریعت طاہرہ کی روشنی میں ان پر کیا احکام لاگو ہوں گے، وہ اشعار یہ ہیں:۔

(۱) حسینوں کو آتے ہیں کیا کیا بہانے
خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانے

(۲) خدا بھی آسماں سے جب زمیں پر دیکھتا ہوگا
میرے محبوب کو کس نے بنایا سوچتا ہوگا

(۳) رب نے مجھ پر ستم کیا کیا ہے
سارے جہاں کا غم مجھے دیدیا ہے

(۴) پھولوں سا چہرہ تیرا کلیوں سی مسکان ہے
رنگ تیرا دیکھ کر روپ تیرا دیکھ کر قدرت بھی حیران ہے

(۵) کتنا حسین چہرہ کتنی پیاری آنکھیں
کتنی پیاری آنکھیں ہیں آنکھوں سے چھلکتا پیار
قدرت نے بنایا ہوگا فرصت سے تجھے میرے یار

٦ اومیرے ربا بارے ربا یہ کیا غضب کیا
جس کو بنانا تھا لڑکی اسے لڑکا بنا دیا

٧ اب آگے جو بھی ہو انجام دیکھا جائے گا
خدا تراش لیا اور بندگی کر لی!

نیز کیا ان گانوں کو کیسٹوں کے ذریعہ سننا بھی گناہ ہے؟

الجواب

جتنے اشعار سوال میں درج کئے گئے ہیں سب میں کوئی نہ کوئی کفر صریح ہے جو لوگ ان اشعار کو پڑھتے ہیں وہ سب کے سب اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گئے ان کے تمام نیک اعمال اکارت ہو گئے ان کی بیویاں نکاح سے نکل گئیں ان سب پر فرض ہے کہ فوراً بلا تاخیر ان اشعار میں جو کفریات ہیں ان سے توبہ کریں، کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہوں اپنی بیویوں کو رکھنا منظور ہو تو ان سے دوبارہ نئے مہر کے ساتھ نکاح کریں۔ ایسی کیسٹیں جن میں ایسے کفریہ اشعار ہوں، ان کو بجانا حرام سخت حرام منجر الی الکفر ہے اور ان کیسٹوں کا سننا بھی حرام بلکہ ایسی کیسٹوں کو ضائع کر دینا فرض، اگر معاذ اللہ ایسے کفری اشعار کی کیسٹوں کو پسندیدہ اور اچھی سمجھ کر لگایا یا کسی نے ان اشعار کو سن کر پسند کیا تو وہ بھی کافر ہو جائے گا۔ رضا بالکفر کفر ہے، ارشاد ہے: انکم اذًا مثلھم، اب اشعار مذکورہ بالا کے کفریات شمار کریں۔ یہ کہنا کہ "ذرا بھی نہ جانے" کفر ہے۔ یہ کہنا کہ "اللہ تعالیٰ سوچتا ہوگا کہ میرے محبوب کو کس نے بنایا" اس میں تین کفر ہیں، اول یہ کہ اس جاہل کے محبوب کو اللہ نے نہیں بنایا، دوسرے کس نے بنایا اسے معلوم نہیں، تیسرے یہ کہ سوچتا ہوگا۔ نیز پہلے مصرعے میں بھی کفر ہے کہ جب دیکھتا ہوگا۔ مطلب یہ ہوتا ہے کہ زمین ہمیشہ اس کی قوت بصر کے احاطے میں نہیں بلکہ جب زمین پر دیکھے تو زمین کے احوال اسے معلوم ہو جائیں۔ اس میں ایک کفر تو یہ ہے کہ

لازم آئے گا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کا بصیر ہونا اس کی صفت قدیم نہیں، حادث ہے، دوسرے یہ کہ زمین کی اشیاء اور ان کے احوال کا ہمیشہ علم نہیں رکھتا۔ یہ کہنا کہ رب نے مجھ پر ستم کیا۔ اللہ عزوجل کو ظالم بنایا ہے جو صریح کفر ہے ـــ یہ کہنا کہ قدرت بھی حیران ہے کفر ہے ـــ یہ کہنا کہ قدرت نے تجھے فرصت سے بنایا ہوگا کفر ہے ـــ یہ کہنا کہ جس کو لڑکی بنانا تھا لڑکا بنا دیا ـــ یہ اللہ عزوجل پر اعتراض ہونے کی وجہ سے کفر ہے ـــ پھر اس کو غنیمت کہنا دوسرا کفر ـــ خدا تراش لیا اور بندگی کر لی، میں دو کفر ہیں۔ مخلوق کو خدا کہنا پھر اس کی بندگی کرنا ـــ اس قسم کے کفریہ اور بیہودہ اشعار اگر کوئی گائے، پڑھے تو وہ بہر حال کافر، اگرچہ وہ کہے کہ میرا یہ اعتقاد نہیں۔ کفر بکنے کے بعد یہ بہانہ کام نہیں دے گا۔ اسی لئے ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے کہ وہ علم دین حاصل کرلے کفر و اسلام کو پہچانے، ضروریات دین اور ضروریات اہلسنت سے واقفیت رکھے تاکہ ایسی غلطی نہ ہونے پائے کہ آدمی کا ایمان ہی جاتا رہے۔ اور اشعار کے سلسلہ میں بہت احتیاط کرنی چاہیئے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُنَ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ ٥ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ٥ اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے۔ (سورہ شعراء آیت ۲۲۶)

جو لوگ دین سے واقفیت رکھتے ہیں اگر وہ شاعروں کے کلاموں کو پڑھیں گے تو ان پر واضح ہو جائے گا کہ اللہ عزوجل نے جو کچھ فرمایا ہے وہ حق ہے اس لئے کسی بھی شاعر کے شعر کو پسند کرنے سے پہلے اس پر کافی غور و خوض کر لینا چاہیئے، اور ذرا بھی شک ہو تو علماء سے دریافت کر لینا چاہیئے۔ خصوصیت سے کیسٹ میں بھرے ہوئے گانے بہت ہی خطرناک ہوتے ہیں اللہ عزوجل مسلمانوں کو ہدایت دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بشکریہ ماہنامہ اشرفیہ
اکتوبر ۱۹۹۸ء

برائے ایصال ثواب نور محمد (مرحوم)

از قلم :۔
محقق مسائل جدیدہ حضرت علامہ مفتی
محمد نظام الدین رضوی
مصباحی صاحب قبلہ جامعہ اشرفیہ مبارکپور

آج ہمارے مسلم معاشرے کا نوجوان طبقہ کچھ عجیب بھول بھلیوں کا شکار ہے نہ اسے اپنی متاع گم شدہ (علوم شریعت) کی تلاش ہے، نہ اپنے وقت عزیز کی قیمت کا کچھ پاس و احساس۔

یہ وقت کا کتنا بڑا المیہ ہے کہ ہمارے پاس سب سے قیمتی سرمایہ "سرمایۂ ایمان" ہے اور ہم آج اس عظیم سرمائے کے ساتھ ایسی راہ پر چل رہے ہیں جس پر اس کے لٹیرے پہلے ہی سے پرکشش انداز میں تاک لگائے بیٹھے ہیں۔ آپ کو حیرت ہوگی کہ فلمی گانوں کا نشانہ بھی ہمارے ایمان و عمل ہی کی سمت ہے انہیں فتنوں سے خبردار کیا تھا ایک عاشق رسول نے کہ:

سُونا جنگل رات اندھیری، چھائی بدلی کالی ہے
سونے والے جاگتے رہیو، چوروں کی رکھوالی ہے
آنکھ سے کاجل صاف چرا لیں، یاں وہ چور بلا کے ہیں!
تیری گٹھری تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے
سُونا بن ہے سونا پاس ہے سونا زہر ہے اٹھ پیارے
تو کہتا ہے نیند ہے میٹھی تیری مت ہی نرالی ہے
دنیا کو تو کیا جانے یہ بس کی گانٹھ ہے حرافہ
صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے
شہد دکھائے، زہر کھلائے قاتل، ڈائن، شوہر کُش
اس مردار پہ کیا للچایا دنیا دیکھی بھالی ہے (اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ)

کچھ فلمی اشعار کی ہلاکت خیزیوں کا احساس ہمارے اسلامی بھائیوں کو

ہوا تو فوراً اصلاح قبول فرمائی، مگر ساتھ ہی کئی ایک سوالات بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ مثلاً

(۱) کفری اشعار کی وجہ سے اعمال صالحہ اکارت ہوئے ان سب کا اعادہ کس طور پر ممکن ہوگا؟

(۲) جسے ان اشعار کے پڑھنے یا سننے کے بارے میں شک ہو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

(۳) کیا کفر کا حکم ہر پڑھنے اور سننے والے کے لیے ہے؟

(۴) عام طور سے لوگوں کو ان اشعار کا کفر ہونا معلوم نہیں تھا ان پر اتنا بڑا فرد جرم کیونکر عائد ہوگا؟

ہم ذیل میں اختصار کے ساتھ ان امور پر ایک ہلکی سی روشنی ڈالتے ہیں جس سے ان شاء اللہ العزیز آپ کو تشفی حاصل ہوگی۔

- جو اعمال اکارت گئے دوبارہ ان کی ادائیگی کا حکم نہیں ہے، ہاں اگر حج کی استطاعت ہو تو اس کا اعادہ فرض ہے۔

- جس نے یہ کفری گانے سن کر دل میں انہیں برا جانا۔ ان سے نفرت کی یا کسی مصلحت شرعی کی بنا پر بطور نقل لکھا یا پڑھا اس پر کوئی الزام نہیں بلکہ کفر سے نفرت تو سچے ایمان کی علامت ہے۔

ہاں جس نے یہ اشعار دلچسپی کے ساتھ پڑھے، سنے، گائے ان پر راضی ہوئے اس پر حکم کفر ہے۔

- جسے یہ شک ہو کہ اس نے یہ اشعار دلچسپی و پسندیدگی کے ساتھ گائے، سنے پڑھے ہیں، یا نہیں مگر اس کی عادت فلمی گانوں کے سننے، گنگنانے کی رہی ہے تو اسے بھی احتیاطاً توبہ و تجدید ایمان و تجدید نکاح کر لینا چاہیے اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے توبہ و تجدید ایمان تو یوں بھی باعث اجر و ثواب ہے۔

مدارک شریف میں ہے کہ:۔

"جیسے یہ وہم ہو کہ اسے توبہ کی حاجت نہیں ہے اسی کو سب سے زیادہ توبہ کی حاجت ہے"۔ (۳/۱۴۲)

● کلماتِ کفر دو طرح کے ہیں۔ کچھ تو وہ ہیں جن میں لاعلمی کا اعتبار کیا جاتا ہے اور کچھ وہ ہیں جن میں لاعلمی کا کوئی اعتبار نہیں کیا جاتا، جیسے کوئی اللہ عزوجل کے خالق ہونے کا انکار کردے پھر لاعلمی کا عذر پیش کرے تو وہ مسموع نہ ہوگا، یونہی کوئی اللہ عزوجل کے سوا دوسرے کو بھی عبادت و پرستش کا حقدار سمجھے پھر کہے کہ مجھے اس کا شرک ہونا معلوم نہیں تھا تو یہ عذر قبول نہ کیا جائے گا کہ آخر جب وہ مسلمان ہے تو اتنا کیوں نہیں جانتا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہی سب کا خالق ہے لہٰذا جو شخص دلچسپی و پسندیدگی کیساتھ یہ شعر گنگناتا ہے کہ ؎

خدا جب بھی زمیں پر آسماں سے دیکھتا ہوگا
میرے محبوب کو کس نے بنایا سوچتا ہوگا

وہ حقیقت میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے خالق اور علیم و خبیر ہونے کا انکار کرتا ہے یوں ہی جو شخص ان اشعار کو اچھا سمجھ کر پڑھتا ہے:

کسی پتھر کی مورت سے محبت کا ارادہ ہے
پرستش کی تمنا ہے عبادت کا ارادہ ہے

پتھر کے صنم تجھے ہم نے محبت کا خدا جانا
بڑی بھول ہوئی ارے ہم نے یہ کیا سمجھا یہ کیا جانا

میری نگاہ میں کیا بن کے آپ رہتے ہیں
قسم خدا کی، خدا بن کے آپ رہتے ہیں!

وہ غیر اللہ کو عبادت کا حقدار سمجھتا ہے جو کھلے طور پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کا رد ہے، کلمہ پڑھ کر ایک شخص ایسے ناپاک کلمات بکتا ہے پھر یہ کہتا ہے کہ مجھے اس کا کفر و شرک ہونا معلوم نہیں تھا، یہ ناقابل قبول ہے۔ دنیا کے قانون میں بھی جو جرم کھلے ہوئے ہوتے ہیں ان میں لاعلمی کا عذر مسموع نہیں ہوتا جیسے قتلِ ناحق، چوری، بے ٹکٹ سفر وغیرہ ــــ

آیئے ہم اس مسئلے کی ذرا قدرے تفصیل کے ساتھ وضاحت کریں!

مسلمانوں کو جن امور کا عقیدہ رکھنا واجب ہے وہ دو طرح کے ہیں۔ ایک تو وہ جن کا دین سے ہونا عوام و خواص سبھی کو معلوم ہو۔ دوسرے وہ جن کا دین سے ہونا اس قدر عام نہ ہو۔ اوّل کو "ضروریاتِ دین" کا نام دیا جاتا ہے اس کی تشریح بہارِ شریعت میں ان الفاظ میں کی گئی:

"ضروریاتِ دین وہ مسائل ہیں جن کو ہر خاص و عام جانتے ہوں جیسے اللہ عزوجل کی وحدانیت، انبیاء کی نبوت، جنت، نار، حشر، نشر وغیرہا۔

عوام سے مراد وہ مسلمان ہیں جو طبقۂ علماء میں نہ شمار کئے جاتے ہوں مگر علماء کی صحبت سے شرفیاب ہوں اور مسائل علمیہ سے ذوق رکھتے ہوں، نہ وہ کہ کور دہ اور جنگل اور پہاڑوں کے رہنے والے ہوں جو کلمہ بھی صحیح نہیں پڑھ سکتے کہ ایسے لوگوں کا ضروریات دین سے ناواقف ہونا اس ضروری کو غیر ضروری نہ کر دے گا"۔ (ج ۱ ص ۵۲)

اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق ہے اسی نے سب کو پیدا کیا، ایک وہی عبادت کے لائق ہے اس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں، وہ سب کچھ جانتا ہے، علیم و خبیر ہے یہ عقائد بھی ضروریات دین سے ہیں کہ دینی شعور رکھنے والے عوام حتیٰ کہ مکتب کے بچے بھی ان عقائد سے بخوبی واقف ہوتے ہیں۔

لہٰذا اگر کوئی شخص نثر یا نظم میں ایسی بات بول دے جو اس طرح کے کسی ضروری دین کا انکار ہو تو وہ بالاتفاق اسلام کی صف سے باہر ہو جائے گا۔

شرح فقہ اکبر میں امام اجل حضرت علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری فرماتے ہیں:

امّا اذا تکلم بکلمۃ ولو یدر انّھا کلمۃ کفر ففی فتاوی قاضی خان حکایۃ خلاف من غیر ترجیح حیث قال۔	کفر کی بات زبان سے بک دی اور اسے یہ نہیں معلوم کہ یہ بات کفر کی ہے وہ کافر ہوا یا نہیں؟ اسکے متعلق فتاویٰ قاضی خان میں علماء کا اختلاف نقل کیا ہے ان کے الفاظ یہ ہیں
قیل لا یکفر لعذرہ بالجھل وقیل: یکفر ولا یعذر بالجھل	ایک قول یہ ہے کہ کافر نہ قرار دیا جائے کیونکہ جہل ولاعلمی کے باعث وہ معذور ہے اور ایک قول یہ ہے کہ کافر قرار دیا

اقول: والاظہر اوّل. الّا اذا کان من قبیل ما یُعلم من الدّین بالضرورۃ فانّہٗ حینئذٍ یکفر ولا یعذر بالجہل۔

(شرح فقہ اکبر ص ۲۰۲)

میں کہتا ہوں کہ اظہر پہلا قول ہے البتہ اگر وہ کفری بات ضروریات دین کے زمرے سے ہو تب تو بلا شبہ اس کو کافر قرار دیا جائے گا اور جہل ولاعلمی کے باعث معذور نہ ہوگا۔ جائے اور جہل ولاعلمی کے باعث معذور نہ مانا جائے۔

اس عبارت سے بخوبی عیاں ہوتا ہے کہ کلمۂ کفر کا تعلق "ضروریات دین" سے ہو تو وہاں جہل ولاعلمی کا عذر مسموع نہ ہوگا کہ مسلمان ہو کر اتنی کھلی ہوئی بات جانتا کیوں نہیں۔ ہاں اگر کفر کا تعلق "ضروریاتِ دین" سے نہ ہو تو یہاں جہل ولاعلمی کا عذر مسموع ہو سکتا ہے تاہم یہاں بھی ایک جماعتِ علماء کا موقف یہی ہے کہ معذور نہ قرار دیا جائے۔

غمز العیون والبصائر شرح الاشباہ والنظائر میں ہے:

الجہل بالضروریات فی باب المکفّرات لایکون عذرًا بخلاف غیرھا، فانّہٗ یکون عذرًا علی المفتی بہ۔ اھ

تکفیر کے باب میں ضروریات دین سے لاعلمی عذر نہیں ہے اس کے برخلاف غیر ضروریات دین سے لاعلمی عذر ہے یہی مفتیٰ بہ ہے۔

(غمز العیون ص ۲۶۷ کتاب السیر باب الردّۃ)

اب ایک حدیث نبوی سے اپنی ایمانی نگاہوں کو تازہ کیجئے۔ بخاری شریف کتاب الرقاق میں ہے:

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم، قال: ان العبد لیتکلم بالکلمۃ من رضوان اللّٰہ لایلقی لہا بالًا یرفع اللّٰہ بہا درجاتٍ. وان العبد لیتکلم بالکلمۃ من

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ کبھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اور اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے بہت درجے

خطِ اللہ لایلقی لہابالاً یہوی بہافی جہنم ۔
وفی روایۃ ـــ اِنَّ العبدَ یتکلم بالکلمۃ ما یتبیّنُ فیہا یزِلُّ بہا فی النّار اَبعدَ ما بین المشرق والمغرب[1]

(بخاری شریف ص ۹۵۹ ج ۲ باب حفظ اللسان)

بلند کردیتا ہے اور کبھی بندہ اللہ تعالیٰ کی ناراضی کی بات کرتا ہے اور اس کا خیال بھی نہیں کرتا اس کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے ـــ اور ایک روایت میں ہے کہ مشرق و مغرب کے درمیان میں جو فاصلہ ہے اس سے بھی زیادہ فاصلہ پر جہنم میں گرتا ہے ۔

اسے ایک تمثیل کے ذریعہ یوں بھی سمجھ سکتے ہیں کہ "ضروری دینی کا انکار" ایسا کفر ہے جو ایمان کے لئے زہر ہلاہل ہے تو جیسے کوئی انجانے میں یا بے خیالی میں زہر ہلاہل پی لے تو اس کی جان نہ بچ سکے گی ۔ یوں ہی اگر کوئی شخص کفر ضروری کا انجانے میں یا بے خیالی میں مرتکب ہوجائے تو اس کا ایمان محفوظ نہ رہ سکے گا ۔

پھر حسرت ہے کہ بھول کر یا انجانے میں شاید و باید ہی کوئی ہر تپا ہوگا مگر فلمی گانوں کے کفری اشعار میں ایک جم غفیر مبتلا نظر آتا ہے ۔ حیات جسمانی کا اس قدر پاس و لحاظ، اور حیات ایمانی سے ایسی غفلت و لاپرواہی ـــ؟

توبہ و تجدید ایمان کا طریقہ

اَے اَرحَمُ الرَّاحِمِین ! مجھ گنہگار سے جان بوجھ کر یا لاپرواہی میں جو بھی کفر سرزد ہوا خاص طور پر فلاں فلاں کفر (مثلاً فلمی کفریہ اشعار کو دلچسپی کے ساتھ سنا یا پڑھا یا گنگنایا) یا اس کے سوا اور بھی جو گناہ ہوئے چھوٹے یا بڑے، نئے یا پرانے، ان سب سے نفرت و بے زاری کا اظہار کرتا ہوں اور عہد کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی بھی ایسے کفر یا گناہ کا ارتکاب نہ کروں گا، تو ہی سب کا

---

[1] وفی بعض الروایات جاء صریحًا "والمغرب" ۔ ش ع ۔ (حاشیہ بخاری ص ۹۵۹ ج ۲)

خالق ہے، علیم و خبیر ہے ہر عیب سے پاک و منزہ ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرے سچے رسول ہیں
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ توبہ بھی ہو گئی اور تجدید ایمان بھی۔

اس کے لئے خصوصیت کے ساتھ ان امور کا لحاظ ضروری ہے کہ:

(ا) جو کفر یا گناہ سرزد ہوا اس کا ذکر کر کے اس سے نفرت و بے زاری ظاہر کی جائے۔

(ب) سچے دل سے اس پر نادم و شرمندہ ہوں۔

(ج) اللہ عزوجل کی بارگاہ میں آئندہ اس کے نہ کرنے کا پختہ عہد کریں۔

(د) کفر کے ارتکاب سے جس عقیدۂ اسلامی کا انکار ہوا ہے دل سے اس کی تصدیق اور زبان سے اس کا اعتراف کریں۔

(ہ) پھر کلمۂ شہادت پڑھ کر مسلمان ہوں۔

یہ کام گھر میں بھی ہو سکتا ہے اور مسجد میں بھی، مجمع عام میں بھی ہو سکتا ہے اور تنہائی میں بھی، ہاں گناہ علانیہ سرزد ہوا ہو تو اس کی توبہ مجمع عام میں ہونی چاہیئے۔ اور اگر کثیر افراد اس میں مبتلا ہوں تو اجتماعی طور پر بھی توبہ ہو سکتی ہے۔

تجدیدِ نکاح کا طریقہ

تجدید نکاح کا مطلب ہے "نئے مہر سے نیا نکاح کرنا" اس کے لئے یہ ضروری نہیں کہ محفل منعقد کی جائے اور وہ رسمیں ادا کی جائیں جو نکاح اول میں کی گئی تھیں، نکاح نام ہے ایجاب و قبول کا، جب ایجاب و قبول ہو گیا تو نکاح منعقد ہو گیا۔ البتہ اس موقع سے گواہوں کی حاضری شرطِ صحتِ نکاح ہے اور اس کے لئے صرف اتنا کافی ہے کہ دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں

کی موجوگی میں نکاح کر لیا جائے، گواہ گھر کے افراد، حتیٰ کہ ماں، باپ، بہن بیٹا، بیٹی بھی ہو سکتے ہیں۔ خطبہ صرف مستحب ہے خطبہ یاد نہ ہو تو اس کی جگہ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ و بِسْمِ اللّٰہِ کے ساتھ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ شریف بھی پڑھ سکتے ہیں۔

دو مردوں، یا ایک مرد دو عورتوں کی موجودگی میں مرد خطبہ یا سورہ فاتحہ شریف پڑھ کر عورت سے کہے "میں نے اتنے مہر (مثلاً ۲۵۱ روپے) کے عوض تم سے نکاح کیا۔ عورت کہے "میں نے قبول کیا" نکاح ہو گیا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عورت، پڑھی لکھی ہو تو وہی خطبہ یا سورہ فاتحہ شریف پڑھ دے اور ایجاب کرے پھر مرد کہے "میں نے قبول کیا۔

عورت، مہر معاف کرنا چاہے تو معاف کر سکتی ہے اور اس کی وجہ سے ثواب کی حقدار ہو گی مگر اس کے لئے اس پر دباؤ نہ ڈالا جائے گزارش کی جا سکتی ہے۔ ویسے یہ بات مرد کی حاکمیت کے شایان شان نہیں کہ وہ معمولی سی رقم کے لئے اپنی محکوم عورت سے معافی کی گزارش کرے۔

پہلے نکاح میں جو مہر مقرر ہوا تھا فوراً ادا کر دیا جائے اور فوری وسعت نہ ہو تو عورت سے مہلت لی جائے۔

کُفر سے محفوظ رہنے کا سستا نسخہ

بہار شریعت میں ہے:

حدیث میں فرمایا کہ شرک سے بچو کہ وہ چیونٹی کی چال سے زیادہ مخفی ہے اور اس سے بچنے کی حدیث میں ایک دُعا ارشاد فرمائی اسے ہر روز تین مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ شرک سے محفوظ رہو گے وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا

وَأَنَا أَعْلَمُ وَ أَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ‘‘ ۔

(ج ۹ ص ۱۶۲۔۱۶۳)

کفر بھی شرک ہی کے حکم میں ہے اس لئے اس دعا کی برکت سے شرک و کفر دونوں سے ہی حفاظت رہے گی، البتہ اس کے لئے فلمی خرافات اور فلمی گانوں سے پرہیز شرط ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں تمام مسلمانوں کو اس بلا سے محفوظ رکھے۔ آمین

والسلام

محمد نظام الدین الرضوی

خادم دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور

زماں ساڑی ہاؤس

مبارکپور

اس مدلل رسالہ کو محسن قوم وملت جناب حاجی محمد اشہد صاحب قبلہ مالک زماں ساڑی ہاؤس مبارکپور نے ایک خطیر رقم سے چھپوا کر اسلام کا یہ اہم پیغام مسلمانوں تک پہونچانے کا انتظام کیا اور انہوں نے اراکین حافظ ملت اکیڈمی کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اراکین ادارہ دعا گو ہیں کہ مولیٰ تعالیٰ حاجی صاحب قبلہ کی دینی وملی خدمت کو قبول فرما کر دارین میں جزائے جمیل عطا فرمائے آمین۔

اراکین حافظ ملت اکیڈمی پر یہار سیتامڑھی

۷۸۶ - ۹۲

حافظ ملت اکیڈمی کا تعارفی خاکہ

برادرانِ اسلام! دورِ حاضر تحریک وتنظیم، تحریر وتصنیف، زبان وقلم کا ہے
یہ وہ بےمثل طاقت ہے۔ جس کے ذریعہ ملک وملت میں انقلاب برپا کیا جاتا ہے۔ جس سے قوم
ت کی تشکیل ہوتی ہے۔

اسوقت دنیا کی صحیح رہنمائی، اور اسلامی دستور وآئین کے عام کرنیکی ضرورت ہے
ادیان باطلہ، عقائد کاذبہ کے حامیان سادہ لوح مسلمانوں کے عقائد پر شب خون نہ مار سکیں
سلسلے میں ضروری ہیکہ عصر حاضر کے مطابق پاکیزہ دستور پیش کیا جائے۔ اور دوسری طرف
کابرین اہلسنت کی تصانیف وتالیفات کو منظر عام پر لایا جائے۔

ان ضروریات وحالات کے پیش نظر" رضوی اسٹوڈینس آرگنائزیشن نے ۱۹۹۶ء
بس حافظ ملت اکیڈمی کی داغ بیل ڈالی۔ جو بفضلہ تعالی اپنے منصوبے کی تکمیل کے لئے
شب وروز سرگرم عمل ہے، جس کی عظیم پیشکش آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اب قوم وملّت کے غیور فرزندوں سے گزارش ہے کہ مقصد کی تکمیل کے
لئے ہمارا تعاون فرمائیں۔ والسلام

ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

ارکان حافظِ ملّت اکیڈمی

قصبہ پریہار ضلع سیتامڑھی بہار